تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ
اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ وَاَعَدَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (التوبہ:100)

کہ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت ”محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ“

محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ 1936ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ مکرم زین العابدین سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں جو بزرگ عالمِ دین تھے اور حدیث کے ماہر تھے۔ والدہ کا نام سیّدہ سیارہ صاحبہ تھا۔ ان کا تعلق دمشق سے تھا۔ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو بننے کا شرف حاصل ہوا اس کے علاوہ آپ ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ممانی جان بھی تھیں۔
آپ کے دادا حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ کے ذریعہ خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا جنہوں نے 1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ پورے خاندان کو جن میں بچے اور بڑے شامل تھے خوابوں کے ذریعہ سے راہنمائی کرتا رہا اور ان کے ایمانوں کو مضبوط کرتا رہا۔ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نانا تھے۔ اس طرح آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ماموں زاد بھی تھیں۔ آپ کے والد نے صحیح بخاری کی کافی جلدوں کی شرح بھی لکھی ہوئی ہے۔ جن کو اب از سرِ نَو طبع کروانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ہم طلبہ جامعہ احمدیہ نے دورانِ تعلیم اور بعد میں دورانِ فیلڈ اِس مجموعہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اِن میں بیان باریک نکات کو اپنے درس و تدریس میں خوب استعمال کیا۔ ہمارے دور میں اِس مجموعہ کی پندرہ جلدیں تھی جو طبع ہو کر مارکیٹ میں دستیاب تھیں۔
سامعین! آپ کی شادی مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ماموں تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا جن میں محترم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ المومن حنا صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب، محترمہ صاحبزادی مبارکہ مینا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا احسن احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ السمیع صاحبہ زوجہ مکرم نواب فرخ احمد خان صاحب شامل ہیں۔
آپ ایک شفیق والدہ اور محبت کرنے والی بیوی تھیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی اور ہمیشہ اُن کے دلوں میں خلافت سے محبت کا جذبہ اُبھارا۔
سامعین! مکرمہ طاہرہ حنیف صاحبہ کو بھی خدمت دین کی توفیق نصیب ہوئی اور 1972ء سے 1990ء تک لجنہ اماء اللہ ربوہ میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد فرائض ادا کرتے رہیں۔ پھر سیر الیون میں اپنے واقف زندگی شوہر محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ جہاں آپ نے ممبراتِ لجنہ اور ناصرات کی تعلیم و تربیت کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھی۔

آپ عبادت گزار، تقویٰ شعار اور خلافت سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ عبادت لگن اور اللہ سے محبت سے کرتیں۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو ہمیشہ آپ کا تعاون حاصل رہا۔ جب بھی کسی پروگرام میں مدعو کیا جاتا تو بڑی دلچسپی سے شامل ہوتیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات و کارکنات سے بہت محبت سے ملا کرتیں۔ ہمیشہ اعتراض کی باتوں سے پرہیز کرتیں اور ان باتوں کو سلسلہ کے لیے نقصان کا باعث سمجھتیں۔ آپ کا ایک نمایاں وصف غریب پروری تھا۔ ضرورت مند گھرانوں کی مدد کرتیں اور اپنے بچوں کی طرح خیال رکھتیں۔ ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے والد نے جب ہماری والدہ سے قطع تعلق کر لیا تو آپ مرحومہ نے اپنے گھر میں ہمیں جگہ دی اور اپنے بچوں کی طرح ہمارا خیال رکھا۔ کھانے پینے کا، لباس کا، پڑھائی کا اور کبھی ہمیں محسوس نہیں ہونے دیا۔ آپ نے کئی غریب بچیوں کی شادیاں بھی کروائیں۔

آپ کی بڑی صاحبزادی مکرمہ امۃ المومن صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

''ہم نے امی کو ہمیشہ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد، روزوں اور قرآن مجید کی تلاوت میں باقاعدگی سے مصروف دیکھا۔ بلکہ اشراق وغیرہ کی نمازیں بھی پڑھا کرتی تھیں۔ کبھی بھی یہ روٹین سے نہیں ہٹتی دیکھیں۔ سب کچھ آپ بہت محبت اور لگن سے کرتی تھیں۔ عبادت بھی بڑی محبت اور لگن سے ہوتی تھی۔ مجھے بہت حیرت ہوتی تھی کہ اس کے ساتھ باقی دنیاداری کے کام کیسے نبھاتی ہیں۔ سسرال کے حقوق، ہمسائیگی کا حق، میرے ابا کا خیال رکھنا، ہم سب کے کھانے پینے کی فکر، مہمان نوازی کا بھی بے حد شوق تھا۔''

جماعت کے ساتھ محبت اور اطاعت کا تعلق تھا، خلفاء جو آپ کی زندگی میں آئے ان سب کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق تھا اور خلافت کی وفادار تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ وصیت کی ہمیشہ فکر رہتی تھی۔ خلیفۂ وقت کو خط لکھنے کی تلقین کرتی تھیں اور کہا کرتیں تھیں کہ خط لکھ کر تسلی ہو جاتی ہے۔

آپ کی وفات نومبر 2022ء میں ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''مجھے بھی بڑی باقاعدگی سے یہ خط لکھا کرتی تھیں اور بلکہ ہر خطبہ کے بعد اکثر ان کے خط آتے تھے اور اس پر مختلف قسم کے تبصرے بھی ہوتے تھے۔ بعض باتیں جو ان کو اچھی لگتی تھیں ان میں خاص طور پہ ان کا ذکر ہوتا تھا... اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ بزرگوں کے قدموں میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 18 نومبر 2022ء)

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری ''جنت کا باب'' جانے دے

(کمپوزڈبائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡